AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL

AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore

ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759

Volume 1 Issue 1 (Jan-June 2024)

The Prophet's Biography and the Qur'an: An Analytical Study

سیرت رسول ﷺ اور قرآن: ایک تجزیاتی مطالعہ

Dr. Hassan Mohi-ud-Din Qadri
Dean Faculty of Law, Minhaj University Lahore

Tayyaba Rashid
M.Phil. Scholar, University of Education, Lahore

Abstract

This study analyzes the close connection between the Prophet's life and the Qur'an, exploring how they mutually influence each other. By carefully examining key events in the Prophet's life and the corresponding verses in the Qur'an, the research aims to uncover the dynamic relationship between these two fundamental aspects of Islam. It seeks to provide a clearer understanding of how the Prophet's life shapes the Qur'an and, in turn, how the Qur'an informs his actions and teachings. Through a straightforward and accessible approach, the article aims to highlight the interwoven narratives of the Prophet's biography and the Qur'an, showcasing their symbiotic relationship. The findings of this study contribute to a deeper appreciation of the contextual and profound nature of how the Qur'an and the Prophet's life are intricately connected, emphasizing the significance of their interplay in shaping the foundational principles of Islam.

Keywords: Prophet's Biography, Qur'an, Analytical Study, Interconnection, Islamic Foundations

جس طرح اللہ تعالی رب العالمین ہے۔ اور کلام اللہ ذکر للعالمین ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں قرآن کریم راہ ہدایت ہے۔ اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم زاد راہ۔ جس طرح اسلام قرآن عظیم کے بغیر نہ مکمل ہے اسی طرح قرآن پر عمل سیرت نبوی کے بغیر ناممکن ہے اسی لیے سیرت نبوی اور قرآن لازم و ملزوم ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے جس طرح قرآن حکیم کے الفاظ کے اعتبار سے حفاظت فرمائی بلکہ اسی طرح اس کے مفہوم و معانی کی تاقیامت حفاظت کا ذیمہ بھی خود لے لیا۔سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قران کریم کی عملی تصویر و تدبیر ہیں اور اس حفاظت کا مقصود یہ ہے کہ انسانیت کے لیے زندگی کے ہر میدان میں انفرادی اجتماعی سطح پر سب سے بہتر دستور حیات قرآن عظیم کی شکل میں اور سب سے بہتر اسوہ حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کی شکل میں ہمیشہ ہمہ وقت میسر ہے ۔مصادر سیرت نبوی میں سے سب سے بڑا اہم اور ناقابل تردید مصدر خود قرآن عظیم ہے۔ اس لیے ضروری اس امر کی ہے ۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق کو سب سے مستند ذریعہ یعنی قرآن کریم کی روشنی میں دیکھا جائے تاکہ واضح ہو کہ اللہ تعالی کی ذات اپنے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کیسے کراتی ہے؟ اور کلام اللہ نے آپ کی حیات طیبہ کی بابت انسانیت کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص کیا اصول اور بنیاد فراہم کی ہیں۔

سیرت کا لغوی مفہوم:

لفظ سیرت عربی زبان میں چلنے پھرنے چلانے منزل سفر یا مسافت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

قرآن عظیم میں ارشاد باری تعالی ہے: اور اس طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان سے کہہ دیجئے کہ تم زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

CC BY

واذالجمال سیرت

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

محمد بن عبد الرزاق الحسینی، تاج العروس من جواھر القاموس، ابو الفسض، الزبیدی، دارالھدایتہ، ج12، ص15

الانعام7 : 11

التکویر8 : 11

سیرت کا اصلاحی مفہوم:

اسلام میں سیرت کے معنی سنت طریقہ راستہ، خصلت، عادت، کردار، طرز زندگی، جہاد، طریقہ جنگ، بین الاقوامی معاملات سوانح حیات اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ گویا کسی کے زندگی گزارنے کے اصول کو سیرت کہا جاتا ہے۔ اس کی اہم معنی لفظوں میں حدیث، سنت، سیرت، اور مغازی زیادہ مشہور ہیں۔

قرآن حکیم اور سنت وسیرت رسول کا باہمی تعلق ایک مثل مسلمہ حقیقت ہے۔ مکی زندگی میں دعوت کی ابتدائی مراحل سے لے کر حجۃ الوداع کے آخری اجتماع تک قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کی طرف سے روحانی رہنمائی ملتی رہی۔ آپ کی حیات طیبہ کا ایک فیک واقعہ قران حکیم کی ترجمانی کرتا ہے اور اس کے احکام کی صحیح عملی تصویر پیش کرتا ہے۔ بایں قرآن حکیم میں عہد رسالت تاریخی واقعات کے اخبار بھی ہیں۔ اور آپ کے فضائل وخصائص کا تذکرہ بھی ہے۔ وہ آیات بھی ہیں جس میں آپ کو کفار و منافق کے مقابلے میں تسلی دی گئی۔ اور وہ آیات بھی ہیں جن میں تنبیہ کے پیغامات ہیں آپ کی طاعت و تتابیا کے احکام پر مشتمل آیات بھی ہیں اور آپ کو امر وانہیں کا کمال اختیار دینے کے اشارے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام معروف سیرت نگاروں نے سیرت نبوی کے لیے بنیادی مواخذ قران مجید ہی کو قرار دیا ہے۔

قرآنی سیرت نگاری بنیادی مباحث:

مسلم روایت میں سیرت نگاری کی تاریخ صدر اول سے شروع ہوتی ہے۔ جس میں مسلسل ارتقا ہوتا رہا۔ اور مطالعہ سیرت کے متنوع منابع واسالیب وجود میں آئے، تاہم بیسوں صدی میں عالمی سطح پر رونما ہونے والے واقعے جیسے مسلم دنیا پر نو ابادیاتی نظام کا تسلط مسلم خلافت کا خاتمہ قومی ریاست کا قیام اور سائنسی انقلاب کے نتیجے میں برپا ہونے والی علمی اور فلسفیانہ تحریکات جیسے جدیدیت اور پس جدیدیت اور سائنسی تبدیلیاں مثلا زرائع آمدورفت کے بہتر ہونے کی وجہ سے عالمی سطح پر باہمی روابط کا استوار ہونا امریکہ میں ضابطہ مطالعہ اسلام کے لیے اداروں کا قیام کے باعث سیرت نگاری کے متنوع اسالیب ور جحانات منظر عام پر آئے۔ جس کی بنیاد پر اس عہد میں سیرت نگاری کے فن میں بہت وسعت آئی۔ ان رجحانات میں سے زیر نظر مقالہ میں قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کا جائزہ لیا جائے گا۔ قرآن مجید سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحیح ترین تحریر کی ماخذ ہے۔ پہلی وحی سے لے کر آخری وحی تک یہ سلسلہ تقریبا 23 سال تک اسی طرح جاری و ساری رہا۔ کہ حیات مقدس کا کوئی لمحہ قرآن کی دسترس سے باہر نہ ہو رہا یوں پورا سفر رسالت قرآن کے سایہ میں بسر ہوا۔ قرآن اور سیرت کا یہ انتظام ظاہر کرتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ناگزیر اور لازم ملزوم ہے۔

قرآن سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہے۔ اور سیرت رسول قرآن کا عکس اور عملی نمونہ ہے۔ قرآن کو بطور مواخذ اولیت اہمیت حاصل ہونے کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ بیسویں صدی کے نصف اول تک قرآنی سیرت نگاری کی عمارت کو با وقار قاعدہ استوار نہ کیا جائے۔ اور ایک مضبوط دبستان کی شکل اختیار نہ کر سکی لیکن عصر حاضر میں کچھ سیرت نگاروں نے قرآنیات کی بنیاد پر سیرت طیبہ کو مرتب کرنے کی صحیح بلیغ کی ہے۔ جس کی وجہ سے آج قرآنی سیرت نگاری باقاعدہ ایک نوع کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

قرآنی سیرت نگاری کیا ہے عصر حاضر میں قرآنی سیرت نگاری کن انواع کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس حوالے سے معاصر سیرت نگاروں کی آرا کا اجمالی جائزہ لینا مناسب ہے۔ سیرت قرآنیہ کے بارے میں مختلف ماہرین سیرت نے اپنے ذوق اور فہم وفراست کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر انورا لبکری سیرت قرآنیہ کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں باریک بینی سے غور کرنے والے سیرت نبوی کے بارے میں قران مجید کی ارشادات ملاحتہ کرتا رہتا ہے۔ کبھی صریح لفاظ میں اور کبھی اشارتا، کبھی کسی موضوع کے ضمن میں تو کبھی تقابل کے طور پر پس قرآن مجید سیرت کا اصل اصول اور روشنی کا سرچشمہ ہے۔ جس بڑھ کر کوئی حجت نہیں اور نہ ہی اس دلیل کے برابر کوئی دلیل ہے۔ اس کے لفظ مخاصمت کو ختم کرنے والے اور اس کے ارشادات فیصلہ کرنے والے ہیں۔ بے شک قران کے ذریعے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور واضح تصور نظر آتی ہے۔ قرآنی آیات سیرت کے باب میں سب سے زیادہ درست جن میں آپ کی تحقیق حقیقی سیرت و شمائل نبوت کے دلائل اور اخلاق و خصائص کی بات بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح اس فن کے ایک اور مہر ڈاکٹر عبدالرزاق ہر ماس لکھتے ہیں کہ قرآن عہد نبوت وا رسالت میں اسلام کی دعوت کے تطور ارتقا کو ذکر کیا ہے۔ اور سیرت کے تمام مراحل میں اس کے بہت سے واقعات کے بارے میں آیات پیش کی ہیں۔ ان آیات میں جہاں اپ کے شمال خاص احوال تنگی و فراخی کی مختلف حالتوں کے بارے میں ذکر ہے۔

ابراھم مصطفی / احمد الزیات / حامد عبد القادر / محمد النجا، المخم، الوسیط، مجمع اللغتہ العربیتہ بالقاھرۃ، دارالدعوۃ، ج ا، ص42

ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرت سیرت ملی ایرانم، ناشران وتاجران کتب، لاہور، ص19

قرآنی سیرت نگاری کی نمایاں خصوصیات:

CC BY

قرآنی سیرت نگاری کی نمایاں خصوصیات جو اسے روایتی سیرت نگاری سے ممتاز کرتی ہیں۔ وہ اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں۔ سیرت نگاری کا مستند ماخذ قرآن ہے۔ اس کی بنیاد پر حالات و وقائع رسول کے بارے میں جو معمولات حاصل ہوتے ہیں وہ سب سے زیادہ محفوظ معتبر اور مستند ہیں۔ قرآنیہ واقعات سیرت کے پیش کرنے میں کئی ایک امتیازات رکھتی ہے۔ ان میں سے ایک واقعات کی صحت کا درست اور مستند ہونا ہے۔ جو ہر جو ہر طرح کے شک و شبہ سے پاک ہے۔ جبکہ حدیث اور سیرت کی روایات نے اس بات کا احتمال ہے۔ کہ کوئی غیر صحیح یا مشکوک خبر اس میں موجود ہو یا اس کے مفہوم واقعہ کے مطابق نہ ہو مگر قرآن کریم کی آیات ہر قسم کے شک و شبہ وضطراب سے بالاتر ہے۔

قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام و نسب وطن ابتدائی زندگی تیمی غربت قبل زر نبوت کے بعد کی زندگی ہجرت غزوات کفار اور مشرکین کے ساتھ معاملات ازواجی و سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔ سیرت کا مطالعہ کرنے والے جب قرآن کے ساتھ صحیح حدیث میں بھی ان کو موجود پاتا ہے۔ تو اس کے موضوع میں تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ قرآنی سیرت نگاری سے ایک طرف تو کاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی تاریخی تفصیلات سے اگاہ ہوتا ہے۔ تو دوسری طرح عملی زندگی کے لیے اسوہ حسنہ کی روشنی میں ایک لائحہ عمل اپنے سامنے پاتا ہے۔ علاوہ ازیں واقعاتی انداز سے اخذ شدہ نتائج انسانی ذہن پر گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ جو کہ سیرت کا اصل منشا مدعا ہے۔

قرآن کریم میں متعلقات سیرت نبویہ کے حوالے سے بہت سے نفیس احوال درج ہیں۔ چناچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے آغاز کیا پھر اسی طرح منافقین مشرکین اور یہودی کی شخصیات کو بھی سامنے لایا قرآنی آیات مبارکہ نے حیات رسول کے ایسے رازوں سے بھی اگاہ کیا جس سے آپ کے قریب صحابہ و ازواج اگاہ نہ تھے۔ قرآن کریم سیرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل ایام کے دل میں اٹھنے والے خیالات کی بھی تصویر کشی کی ہے ۔اس طرح صحابہ کی دلی کیفیت اور ان کے اذہان و قلوب میں جو شبہات پیدا ہوئے۔ قرآن نے انہیں بھی بیان کیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم نے مشرکین کی بدخواہیوں خواہیوں اور منافقین کی سازشوں کو بھی بیان کیا ہے۔

سیرت کے بہت سے واقعات ایسے ہیں۔ جن میں لوگوں کے درمیان اختلافات پائے جاتا ہے۔ قرآنیات کی بنیاد مطالعہ سیرت سے اس تعارض کو رفع کیا جاتا جا سکتا ہے۔ مولانا شبلی نے بھی اس بات کی طرف ان لفاظ میں اشارہ کیا ہے۔ کہ سیرت کے واقعات سے متعلق خود قران مجید میں ایسی تصریت یا اشارہ موجود ہیں۔ جس سے اختلافی مباحث کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ لیکن لوگوں نے ایت قرانی پر اچھی طرح نظر نہیں ڈالی۔

ابوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ، معرفۃ علوم الحدیث، دارالکتب العلمیۃ الثانیۃ، 139 – 1977م، ج ا، 238

قاضی محمد سلمان منصورپوری، رحمۃ للعالمین، مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد، 200، ج، ص، 551

قرآنی سیرت نگاری کا تاریخی پس منظر:

سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مصادر سیرت و حدیث کے علاوہ قرآن کے تنظر میں مطالعہ کرنے کی روایت زمانہ ابتدائی اسلام سے ہے۔ تاہم ابتدائی سیرت میں گاڑی میں اثر حاضر کی طرح قرآنیات کی بنیادوں پر جامعہ سیرت طیبہ پر کوئی باقاعدہ مستقل کتاب نہیں ملتی۔ مستقل سیرت نگاری پر قرآنی سیرت نگاری کے حوالے سے نظر ڈالی جائے تو متعددمین کے ہاں جو صورتحال نظر آتی ہے۔ اس کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

تفسیر اور واقعات سیرت کا زبانی بیان:

ماضی کے شاندار روایات کو یاد رکھنا اور آبا و اجداد کے محاسن و مفاخر کو بیان کرنا قدیم زمانے سے دنیا کی قوموں کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ چنانچہ عربوں کے ہاں بھی اس کا خاص اہتمام تھا۔ اس کے ہاں چونکہ نوشت و خواندہ کا رواج بہت کم تھا۔ اپنی خدداد قومی حافظہ کی وجہ سے بڑی حد تک ان سے مستثنیٰ تھے۔ اس لیے وہ اپنے قبائل و قومی محاسن کو انے والی نسلوں تک زبان نہیں پہچانتے تھے۔ اس کے لیے خاص اہتمام کے ساتھ مفاخر کی مجلسیں اور مشاعرے منعقد کیے جاتے تھے۔

جاہلی دور کے کارناموں اور معرکوں کا ذکر بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بھی کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف الفضول کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا، اگر آج بھی ایسی جماعت کے لیے مجھے دعوت دی جائے تو میں اس میں شریک ہوں گا آپ عملی تعلیم کے عہد میں عربوں اور کسری کی فوجوں میں کوفہ اور وسط کے درمیان مقام ذی قار میں زبردست جنگ ہوئی۔ جب جس میں عربوں کو فتح ہوئی اور اس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی کے مقابلے میں عربی کی پہلی فتح قرار دے کر فرمایا کہ یہ میری وجود کا فیض تھا ۔اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امام بخاری نے بھی درجہ ذیل ارشاد نبوی درج کیے ہیں۔ کہ جنگ ذی قار پہلی جنگ ہے۔ جس میں عرب نے عجمیوں پر فتح پائی۔ اور میری وجہ سے ان کی مدد کی گئی۔

قومی تر حافظے اور زبانی روایات کے عام رواج کی وجہ سے جہاں دیگر علوم کی ابتدائی صورتیں زبانی روایات کی صورتوں میں نظر آتی ہیں۔ وہاں قرآنی سیرت نگاری کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ جس طرح ابتدا میں لوگ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کو یاد کرتے اور اس دوسرے کو متعلق منتقل کرتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے ان آیات قرآنی کو بھی یاد کیا جو واقعات سیرت سے تعلق رکھتے تھیں۔ اس بات کی تائید ڈاکٹر ماس کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے۔ کہ پہلے اور دوسرے

CC BY

قرن میں اخبار سیرت کا نقل روایات اور سماع پر مشتمل ہے۔ ان اخبار کا اشتہار میں صحابہ کی اولاد کا اہتمام بڑا مساعد بنا کہ انھوں نے انھیں یاد کیا اور روایت کیا جیسا کہ وہ اپنے نسب یاد کرتے تھے۔ پس یہ روایت اور لوگوں کا ان کو ہاتھوں ہاتھ لینا مشہور ہوا اور جیسا کہ اہل میر نے ان دونوں قرنوں میں روایت حدیث جمع کرنے کا اہتمام کیا اسی طرح انہوں نے قرآن کی ان آیات کو بھی جمع کرنے کا اہتمام کیا اور انہیں بیان کیا جو سیرت کے وقائع کے سلسلے میں آئیں درجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ کہ قرآنی سیرت نگاری کی اولین بنیاد ہمیں واقعات سیرت سے متعلقہ آیات قرآنی کے یاد کرنے اور زبانی بیان کرنے کی صورت میں نظر آتی ہیں۔

واقعات سیرت کے بیان میں آیت قرآنیہ سے استشہاد:

سیرت نگاری کا تاریخی جائزہ لینے سے بعد واضح ہوتی ہے۔ کہ اولین سیرت نگاروں کے ہاں قرآن کی بنیادی پر جامع سیرت رسول کے مرتب کرنے کی روایت نہیں ملتی تاہم سیرت کے اولین مواخذات کے متعلق سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ کہ ان میں جزوی طور پر واقعات سیرت میں آیت قرآنی سے استدلال کیا گیا ہے۔ روایت سیرت میں نگاروں میں جن اوقعات سیرت میں آیت قرآنی سے خاص طور پر استشہاد کیا گیا ہے۔ ان میں غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خاص نبوی صلی علی ایم اور خصائص النبی صلی علی نام سر فہرست ہیں ۔مولانا عبد الماجد دریا بادی نے بھی اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ ابن ہشام نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یار عظیم کے اکثر حصوں میں خصوصا مغازی میں اور قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب الشفابتعریف حقوق المصطفی صلی الیم میں فضائل و مخصائص نبوی کے سلسلے میں آیت قرانی سے اچھا خاصہ استشہاد کیا ہے۔ اس کی جملی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غزوات النبی:

قرآن مجید سیرت و مغازی کا اولین ماخذ ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے قاضی طاہر مبارکپوری لکھتے ہیں۔ کہ قرآن میں سیرت و مغازی کے متعلق بہت سے واقعات اور احکام ہیں۔ جیسے غزوہ بدر ،احد، خندق ،حسنین، فتح مکہ وغیرہ کے واقعہ مذکور ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف صورتوں اور آیتوں میں غزوات و سرایا غلام انفال فے اور جہاد و قتال کے احکام و فضائل کفار و مشرک کے ساتھ عہد وپیمان اور اسی قسم کے امور بیان کیے گئے ہیں۔ اس بنا پر قرآن سیرت و مغازی کا اولین ماخذ قرار پاتا ہے۔

تاریخ نوسی میں مغازی و سیرت کی طرف عربوں کی بہت رجحان تھا۔ کیوں کہ مغازی ومیران کی زندگی میں فخر و مباحات کا باعث تھے۔ مزید بر آں وہ ان مغازی سے واقعات کا زمانی تعین بھی کرتے تھے ۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم العلیم سے محبت و عقیدت جہاں آپ ملی تعلیم کے اقوال و افعال کو محفوظ کرنے کا ذریعہ بنی وہیں اس محبت نے عربوں کو اس بات پر ابھارا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تفصیل بھی قلم بند کریں۔ عرب کے ہاں قبائلی نظام تھا۔ اور قبائل نظام میں جنگی معرکو ں اور مہمات پر بڑا زور ہوتا ہے۔ لڑائیوں اور جنگوں کے حالات و واقعات کو محفوظ رکھنا اور بوقت ضرورت ان کو بیان کرنا اپنے آباؤ اجداد کا تذکرہ ،اور اپنی قبیلے کے وصاف فخر کے ساتھ بیان کرنا قبائلی زندگی کا لازمی خاصہ ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر جب عرب نے تاریخ کی طرف توجہ کی تو سب سے پہلے غزوات اور جنگوں کی تفصیل ضابطہ تحریر میں لائی گئی۔ اور انھیں مغازی و سیر کا نام دیا گیا۔ قران غزوات رسول کا اہم ماخذ ہے۔ اور صحابہ کرام کے تامل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

آزاد، مولاناابوالکلام، رسول رحمت نیم، ص:10

مسند اور قابل اعتماد سیرت کی تدوین:

سیرت کے قرآنی کا ایک مقصد مسند اور قابل اعتماد سیرت کی تدوین رہا ہے۔ لہذا یہ خیال بھی قرآنی سیرت نگاری کا ایک محرک بنا قرآن مجید میں تمام سیرت و رسول اصلی وقلیم کا بیان ہے ۔اور یہ محفوظ اور مستند ترین ماخذ ہے۔ لہذا اس کی بنیاد پر مرتب ہونے والی سیرت تمام سیرتوں سے زیادہ مستند ہے۔ اس بات کو دکتور ہر ماس نے بھی ان لفاظ میں بیان کیا ہے۔ قرآن مجید کا تواتر کے درجہ میں ہونا چونکہ مسلمانوں کے ہاں ایک اجتماعی مسئلہ ہے۔ قرآن مجید جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام کی سیرت کے بہت سے پہلو بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ سیرت کے ماخذ میں سے میں سب سے زیادہ مستند ماخذ قرار پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت یا ماخذ سیرت پر لکھنے والے نے صحت و استناد کے لحاظ سے قران مجید کو بلا اختلاف پہلی درجہ قرار دیا ہے۔ اس کی بنیاد پر کتاب سیرت مرتب کی ہیں۔

ادب سیرت میں ثقافتی آمیزش اور شکوک و شبہات کا ازالہ:

قرآنی سیرت نگاری کے محروکات میں سے ایک اہم محرک قرآن اور صاحب قرآن سے تعلق اور نسبت و محبت ہے۔ جس کی وجہ سے قرانیات کی بنیاد پر سیرت طیبہ مرتب کی گئی ہے۔ اس محبت کے تقاضے کے قرآنی سیرت نگاری کو فروغ دیا تا کہ اسے خالص بنایا جائے۔ اور عربی اور عجمی ثقافت کی آمیزش اور اس آمیزش کے نتیجے میں مسلمان نسل میں سیرت رسول کے بارے میں پیدا ہونے والے شکوہ شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جا سکے۔

اس بات کو ڈاکٹر فاروق حمادہ ان لفاظ میں بیان کیا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علمی کردار اور معطر سیرت آپ کے صحاب اور تابعین پر واضح تھی۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کی اتباع کرتے اور اپنی زندگی کے ہر موڑ پر آپ کو فیصل مانتے یہ سلسلہ کئی قرنوں تک جاری رہا لیکن قرون وسطی میں اس میں جا بندا را نہ مبالغے ہونے لگے ۔دوسرے طرف صلیب جس کی سلام دشمنی اور جنگیں مشہور ہیں۔ نے ان شکوک اور شبہات کی آبیاری کی موجودہ مغربی الحادی نظریات نے اس میں اور اضافہ کیا۔ یہ متنازع علمی فضا مسلمان محققین پر واجب کرتی ہے کہ وہ مستند مواخذات کی بنیاد پر سیرت نبوی کی کامل تصویر پیش کریں اس احساس فکر کے پیش نظر میں نے

CC BY

یہ مختصر بحث لکھی ہے۔ اس میں وہ آیات قرآنیہ جا بجا ملتی ہیں۔ جن میں اوامر و نو ہی اور تشریح تنظیم و احکام ہیں اور اس کے نیچے سے حادیث نبویہ بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ سیرت مومنین کے قافلے کا رخ پھیرتی ہے۔ اور سالکین کے لیے راستہ وضائع کرتی ہے۔

الدکتور عبد الرزاق، المصادر اسیر والنبویۃ بین المحدثین والمور حسین، ص،45

اصول نقد سے بے اعتنائی اور نکاری حدیث:

بعض علماء نے ایک صرف مغربی تنقید اور دوسری طرف حدیث کے اصول نقدو نظریہ کی پیچیدگی سے گھبرا کر قرآن کی بنیاد پروار وایات کو پر رکھا۔ جو اس کے مطابق نظر آیا اسے قبول کر لیا۔اور جو اس کے مخالف ہوئے اس کو رد کر دیا۔ جیسا کہ محمد حسین ہیل لکھتے ہیں۔

اس طرح ایک گروہ نے سیرت نگاری کے لیے محض قرآن کریم کو بنیاد بنانے کا دعویٰ اس لیے کیا کہ ان کے نزدیک حادیث اور کتب سیرت کی روایات متبر حیثیت کی حامل نہیں اور نقطہ نظر کے قائلیں میں خواجہ احمد لدین امر تسری عبداللہ چکڑالوی اسلم جیراج پوری اور غلام احمدپرویز شامل ہیں۔ غلام احمد پوری ویز نے سیرت رسول صلی اہم پر قرآنیات کی بنیاد پر کتاب لکھی جو معراج انسانیت کے نام سے موسوم ہے ۔جو کہ ان کی تفسیر معارف القرآن کی ایک جلد ہے۔

قرآنی سیرت نگاری پر وسیع لٹریچر کا دستیاب نہ ہونا:

اگرچہ متعدد مین کی کتاب سیرت میں کہیں کہیں جزوی طور پر واقعات سیرت کے ضمن میں قرآنی آیات استدلال کی صورت نظر آتی ہے۔ تاہم بیسویں صدی کے آغاز تک قرآنیات کی بنیاد پر کوئی جامع سیرت رسول صلی علیم کا ذخیرہ نظر نہیں آتا ہے اس بات کی تائید مولانا ابو الکلام آزادی کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے۔ کہ لوگوں نے حیات سیرت طیبہ پر اس حیثیت سے بہت کم نظر ڈالی ہے کہ اگر روایات و دفاتر تاریخی سے قطع نظر کر لیا جائے۔ اور صرف قرآنی حکیم کو سامنے رکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و حیات پر کیسی روشنی پڑتی ہے ۔جس طرح قرآن اپنی کسی بات میں غیر کا محتاج نہیں اسی طرح اپنے حامل و مبلغ کے باوجود حیات کے بیان میں بھی کسی خارجی کا محتاج نہیں۔ صحاب وسیر و محد ثین نے فضائل مدائح منصوصہ قرآنیہ کے تو ابواب باندھے ہیں۔ مثلا قاضی اعیاض نے شفاء کے متعدد ابواب میں قرآن حکیم کی آیت کے متعلق فضائل اور مدید جمع کیے ہیں۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے ۔آج تک کسی نے کوشش نہیں کی کہ صرف قرآن حکیم کو مد نظر رکھ کر ایک کتاب سیرت مرتب کی جائے۔

قرآن اور عقل کی روشنی میں مطالعہ سیرت کا رویہ:

قرآن اور عقل کی روشنی میں مطالعہ سیرت کرنے کا رویہ بھی قرآنی سیرت نگاری کی رجحان کے فروخت کا باعث بنا۔ اس بات کی تائید ڈاکٹر عاصم نعیم کے درج ذیل بیان سے بھی ہوتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے دبستانوں میں یہ ایک زبردستان فکر رہا ہے۔ کہ اسلامی علوم و فنون، قرآن مجید کی بحاکیت کے ماتحت ہوں یعنی حدیث فکر سیرت و تاریخ اور تصوف و فلسفہ کو قرآن مجید کی روشنی میں دیکھا جائے۔ قرآن کو اصل اور حدیث کو فروغ سمجھا جائے۔ اس لیے قرآن کی صحت قطعیت کے ساتھ ثابت ہے۔ اس فکر کے حالمین حادیث پر درایتی نقد کے علم بردار ہیں۔ اور حدیث کو قرآن مجید کی روشنی میں سمجھتے ہیں۔ جو روایت ان کو قرآن اور عقل کے موتوفق نظر آتی ہے۔ ان کو قبل قبول کرتے ہیں۔ جو قرآن اور عقل سے معارض معلوم ہوتی ہے۔ انہیں استدلال کی بنیاد بنانے سے گریز کرتے ہیں۔ حمید الدین فراہی کے علاوہ جناب خالد مسعود بھی فراہی دبستان فکر کے نمائندہ ہیں۔ جنھوں نے اس نقطہ نظر کے مطابق تفسیری اور ادب سیرت کو اپنی عملی و تحقیقی نگارشات سے مالا مال کیا ہے۔

حموی، مولانا اسجد قاسمی، سیرت نبویہ قرآن مجید کے آئینے میں، (کراچی: النبراس 2002) ص 8

یورپی افکار و نظریات کا متبادل بیانیہ:

خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد اسلام پر سامراجی قوتوں کا غلبہ ہو گیا۔ یورپی اف کا نظریات نے مسلمانوں کو اپنے گرویدہ بنا لیا۔ سیاسی، معاشی، تہذیبی، اور دینی زوال کے سبب نئی نسل دینی شعار اور اسلامی تہذیب و تمدن سے کوسوں دور تھی۔ مستشرکین کے زیر اثر بعض مسلم سیرت نگاروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیمونسٹ اور بعض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرمایہ درانہ نظام دیا۔ لہذا ضرورت اس بات کی متقاضی ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ صحیح اور صاف ستھرے شکل میں پیش کی جائے۔ اس کے معتمد منائے ۔

پروفیسر خالد پرویز لکھتے ہیں۔

صرف سیرت طیبہ کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ تاریخ اسلام سے متعلق مستشرکین کے پیش کردہ نہ اران کے واعراضات ہمارے لیے ایک چیلنج ہیں۔ اگر ہم اپنے شاندار دینی اخلاقی، ثقافتی ورثہ کو محفوظ رکھانا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لیے ضروری ہے ۔کہ ان چیلنجز کو جواب ٹھوس علمی اور تحقیقی بنیادوں پر دیا جائے۔ تاریخ وسیرت ایک گہری ا علم اور بحربے کراں ہے جس میں ہر صاحب عقل و شعور کو ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے سامنے تنقیدو تشریح کا پہاڑ بھی ہے۔ لہذا موجودہ دور کا محقق اس موڑ پر حیران رہ جاتا ہے۔اوراسے مستند، معتبر جامع مود کی ضرورت پڑتی ہے اور قران کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

جمہور کے نقطہ نظر کی حامل جامع قرآنی سیرت نگاری:

CC BY

اس نے وہ قرآنی اداب سیرت شامل ہے۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس قرآنی اداب سیرت میں امت کے مجموعی موقوف کا خیال رکھا گیا ہے۔ جمہور کے نقطہ نظر سے مطابقت رکھتی ہے۔ اور اس میں اسلام کی بنیادی عقائد سے انحراف بھی نہیں کیا گیا۔ بیسویں صدی کے نصف اول میں سیرت قرآنیہ پر اردو اور عربی دونوں زبان میں کتاب منظر عام پر آئیں اردو زبان میں اس نوع کی پہلی نمائندہ کتاب مولانا عبد الشکور لکھنوئی کی مختصر سیرت نبوی ،سیرت الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الرفیع(1) ہے۔ جو 1914 میں شائع ہوئی۔ یہ مختصر کتاب 64 دصفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں سے ایک مقدمہ اور ابواب ہیں۔

جبکہ شروع میں دو صفوں پر مشتمل ابتدائیہ بھی شامل ہے۔ جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ یہ کتاب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں پڑھ مشتمل ہے۔ جو نمونہ کے طور پر صرف اور صرف قرآن کریم سے استنباط کر کے لکھی گئی ہے۔کتاب کا مقدمہ سات صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف کے اپنے موقوف بیان کرنے کے لیے اپنی بحث کو نکات میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر نکتہ کو مسئلے کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور ان میں سیرت کے لغوی مفہوم کی وضاحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلہ علی نیم کی نبوت کی عالمگیریت اور سابقہ انبیاء کی نبوت کا مخصوص زمانہ اور علاقے تک محدود ہونا، سابقہ کتب سماویہ اور قرآن میں مذکور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، قرآن کی حفاظت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت جیسے امور پر بحث کی ہے۔ جبکہ کتاب کے ابواب میں مکہ معظمہ کی عظمت، و فضیلت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی نبوت دعاے ابراہیمی کا نتیجہ ہونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کا شجرہ نسب معجزات معمولات، غزوات اور اوصاف حمیدہ جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان سب میں مصنف نے قرآنی آیات سے استدلال و استنباط کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو صرف آیت قرآنیہ کی بنیاد پر مرتب کیا ہے۔ اور کسی جگہ حدیث یا سیرت کی روایت سے مدد نہیں لی گئی۔ اس لحاظ سے یہ قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی ایک نمائندہ کتاب کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔

فاروق حمادہ، الدکتور، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقدیمھا، (دمشق، دارالقلم، سان)، ص9 – 12

موضوعی قرآنی سیرت نگاری:

قرآنی ادب سیرت کے مطالعہ کے دوران، مقالہ نگار کو گزشتہ 25 – 30 سال کے قرآنی ادب سیرت میں جو ایک نئی صورت نظر آئی وہ موضوعی سیرت قرآنیہ ہے، موضوعی سیرت قرآنی سے مراد ہے، حیات نبوی کے کسی ایک پہلو کو قرآن کی بنیاد پر بیان کیا جائے۔ اس نقطہ نظر کی حامل نمایاں کتابیں درج ذیل ہیں۔ شخصیتہ الرسول ودعوتہ فی القران از محمد، علی ہاشمی، حدیث القرآن عن غزوات الرسول، نبوۃ محمد فی القرآن، از ضیاء الدین عتر، اسماء النبی محمد اوصفاتہ فی القران از مشروق موسی، مقام محمد اخلاق محمد، از ابو الخیر کشفی، نشان حبیب الرحمن من آیات القرآن، از مفتی احمد یار خان نعمی وغیر۔ اس قسم کے ادب سیرت میں امت کے اجماعی موقف کا خیال رکھا گیا ہے۔ اور اسلام کے بنیادی عقائد سے انحراف نہیں کیا گیا۔

خلاصہ:

سابقہ تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے خود اپنی آخری نبی کے بارے میں مختلف مقامات پر جو کچھ ارشاد فرمایاہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف اوصاف میں سے کچھ سے روشناس ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اور ان آیات کا احادیث اور سیرت سے متعلقہ کتب میں واردہ نصوص کا تقابل کیا جائے۔ تو بڑا آسانی سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ سیرۃ النبی کی حفاظت دراصل قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ اللہ تعالی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا بنیادی راستہ ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع حقیقت میں اللہ تعالی کی محبت اور توجہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہر انسان کے لیے قابل فخر تقلید نمونہ عمل اور باعث رحمت و خیر و برکت ہے۔

خان، محمد اجمل، حیرت قرآنیہ سیدنا رسول عربی می گردیم، دوای بریت اقامت 1956، ص300

حوالہ جات:

1: محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی، تاج العروس من جواھر القاموس، ابوالفیض، الزبیدی، دارالھدیتہ، ج12، ص15

2: الانعام 7 : 11

3: التکویر 18 : 3

4: ابراھیم مصطفی / احمد الزیات / حامد عبد القادر / محمد النجار، المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاھرۃ، دارالدعوۃ، ج ا، ص42

5: ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات سیرت ملی ایرانم، ناشران وتاجران اکتب، لاہور، ص19

6: ابو عبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ، معرفتہ علوم الحدیث، دارالکتب العلمیتہ بیروت الطبعتہ الثانیتہ، 1397 – 1977ام

7: قاضی محمد سلیمان سلیمان منصور پوری، رحمتہ للعالمین، مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد، 200، ج2، ص551

8: آزاد، مولانا ابوالکلام، رسول رحمت نیم، ص:10

9: الدکتو عبد الرزاق، المصادر اسر والنبویتہ بین الحد ثین والمور حسین، ص:45

10: حموی، مولانا اسجد قاسمی، سیرت نبویہ قرآن مجید کے آئینے میں، (کراچی: النبراس 2002)، ص:8

11: فاروق حمادہ، الدکتور، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقدیمھا، (دمشق: دار القلم، سان)، ص:9 – 12

OPEN ACCESS

12: خان، محمد اجمل، حیرت قرآنیہ سیدنا رسول عربی می گردیم، دوای بریت اقامت1956ء)ص:300

CC BY